مقدمہ باغِ فدک

وہی مجرم، وہی منصف

مصنف عبدالکریم مشتاق

مقدمۂ باغِ فدک

وہی مجرم، وہی منصف

مصنف

عبدالکریم مشتاق

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی ناشران و تاجران کتب

بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی، ۲

حقوق دائمی ترجمہ وتالیف بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— مقدمہ باغ فدک

المعروف ——— وہی مجرم، وہی منصف

مصنف ——— عبدالکریم مشتاق

کتابت ——— دارالکتابت مسافرخانہ

تعداد اشاعت ——— پانچ سو ۵۰۰

مطبع ——— المناظر پریس کراچی

قیمت ———

شائع کردہ

رحمت اللہ بک ایجنسی ناشران وتاجران کتب،

بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی ۲

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وآلہ الطاہرین۔
اما بعدہ تحریر ہے کہ جس فراخدلی اور شوق سے قارئین کرام نے حقیر پُر تقصیر کی تالیفات و تصنیفات کو بفضلہ تعالیٰ و بطفیل محمد و آل محمد علیہم السلام شرف قبولیت بخشا ہے اس کا ہدیہ تشکر بجا لانا انتہائی بے مروتی ہوگا لہٰذا میں تمام افرادِ ملتِ حقہ کا دلی شکریہ ادا کرنا اپنا فرض اولین سمجھتا ہوں۔ قوم کی ہمدردی اور ہمت افزائی ایک طرف مادی دنیا میں عزت افزائی ہے جو میرے لئے بہترین انعام ہے تو دوسری طرف زادِ راہِ آخرت ہے جس سے بڑا نہ ہی کوئی انعام ہو سکتا ہے اور نہ ہی اکرام۔

اسلام دین فطرت ہے اور ہر مسلمان کو اس پر ناز ہے کہ یہی دین جملہ مادی و روحانی مسائل کا حقیقی حل پیش کرتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر اسلام میں سے اہل بیت اطہار کو نکال لیا جائے تو اسلام کا خزانہ بالکل بے متاع ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکمیل دین اور اتمام نعمت کے باوجود مسلمانوں کو کتاب خدا اور اہل بیت رسول خدا کے حوالے کر کے یہ ضمانت دی کہ ان دونوں سے تمسک رکھنا ہی تمام گمراہیوں کا علاج ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنے حضرات انبیاء علیہم السلام کے حالات ظاہر ہوتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک نبیؑ اور رسولؑ کو ابتلائے عظیم سے گذرنا پڑا ہے۔ حالات و مصلحت ربانی کے تحت دیگر تمام نبیوں کو اپنے مراتب واقتدار کی نسبت سے مصائب و آلام کا سامنا تو کرنا پڑا ہے لیکن ہماری نظریں ورق گردانی

کرتے کرتے تھک چکی ہیں اور ہم کسی بھی کتاب میں یہ تلاش نہیں کر سکے کہ کسی نبی کی امت اس نبی کی اولاد سے دشمنی رکھتی ہو۔ یہ امتیاز صرف امت مسلمہ ہی کے لئے ثابت ہے کہ مسلمان اپنے رسولؐ کی ذریت کے جانی دشمن ہو گئے۔

جیسی محمدؐ کی امت آل محمدؐ کی دشمن ہوئی اللہ کرے کسی دشمن سے بھی ایسی دشمنی نہ ہو۔ اس دعویدار اسلام امت نے رسولؐ اسلام کے خاندان کو ایک لمحہ بھی چین سے بیٹھنے نہ دیا۔ ہمیشہ دنگہ و فساد بلکہ قتل و غارت سے پیش آئی۔ تمام گذشتہ انبیاء نے اپنا جانشین خود مقرر کیا اور ان کی امت نے اسے قبول کر لیا۔ ایسا کبھی نہ ہوا کہ رسولؐ کا ولی عہد امت رسولؐ نے چنا ہو اور اپنے رسولؐ کے مقرر کردہ وصی کو نظرانداز کر دیا ہو۔ اولاد و خاندان رسول تو بڑی چیز ہیں۔ بنی اسرائیل نے تابوت سکینہ کے تبرکات کو جان و دل سے عزیز رکھا۔ عصا، عمامہ اور جوتوں کو متبرک جان کر ہر مشکل میں ان سے فائدہ اٹھایا۔ عیسائی اپنے نبیؑ کے گدھے کا نعل اور اس کے بال لائق احترام و متبرک سمجھتے تھے۔ الغرض دیگر امتوں نے اپنے انبیاء کے چھوڑے ہوئے ساز و سامان کو شعائر اللہ کا درجہ دے کر تعظیم کی مگر افسوس کہ امت محمدؐ نے اپنے رسولؐ کی عداوت کو اپنا وطیرہ بنایا۔ آل محمدؐ کو ستانا سنت قرار دیا۔ اسلام کی تاریخ کا جب یہ پہلو ایک آزاد ذہن طالبعلم بنظر غور دیکھتا ہے تو اسے پوری "تاریخ مذہبیہ" پر یہ ایک ایسا بدنما داغ نظر آتا ہے جس کو صاف کرنا عام بشر کی استطاعت سے باہر ہے۔ سادات عظام پر جو مصائب کے پہاڑ ٹوٹے ان کو تو جانے دیجئے تعجب یہ ہے کہ حیات رسولؐ ہی میں امت میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا جس کی آنکھوں میں کینہ رسولؐ بہت پڑا شہتیر تھا۔ نفس رسولؐ امام الاولیا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بضعۃ الرسول سیدۃ النساء العالمین اور صدیقہ الکبریٰ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نبی کی آنکھ بند ہوتے ہی امت کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے۔ مگر ان مظالم نے اس حد تک اجر اُحق میں ضرور مدد کی

کہ اصلی ہادیوں کی شناخت ہوگئی اور نقلی امام علیحدہ وجُدا معلوم ہونے لگے۔

جب ہم مسلمانوں کی سنہری تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کرتے ہیں تو جہاں ہمیں بڑی بڑی فتوحات ارضی اور مال و زر کی فراوانی نظر آتی ہے جسے لوگوں کے سامنے ہم مایہ ناز کارناموں کے ضمن میں پیش کرتے ہیں وہاں ہمیں غصب و استبداد کی لامتناہی کڑیوں کا سلسلہ بھی نظر آتا ہے جن کا بیان غیروں کے سامنے ہماری نگاہوں کو نیچے کر دیتا ہے اور جب گریبان میں جھانکتے ہیں تو آئینہ زار کا چڑھا چڑھایا نشہ فوراً کافور ہو جاتا ہے اور سفاک سلاطین و جابر حکمرانوں مثلاً چنگیز و ہلاکو وغیرہ اور اپنے بادشاہوں میں بظاہر کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ لاکھ تاویلیں کریں مگر اس تھالی میں جس میں کھایا اس میں بنایا ہوا سوراخ کسی طرح بھی پُر نہ ہو سکا اور مسلمانوں کی زبان بند کرنے کے لئے غیر مسلموں کا ایک ہی کارآمد ہتھیار کافی ہوا کہ اس امت نے جس طرح اپنے رسولؐ کے کنبہ کو اجر رسالت ادا کیا۔ اس کی مثال کسی دوسری قوم میں ملنا امر محال ہے۔

اہل بیتؑ رسالت میں سب سے پہلے رسولؐ صادق و امین کی دختر شہیدہ ظلم صدیقہؑ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا امت کے ظلم و ستم کا نشانہ بنیں اور اپنے امتحان صبر و رضا میں کامیاب ہو کر بارگاہ الٰہی میں اپنے اوپر کئے جانے والے مظالم کی شکایت کرنے پہنچی۔

اہل بیت نبوی کے ہر فرد معظم نے اپنے اپنے وقت پر ہر طرح سے دین حقہ کی نصرت فرمائی اور اُن کی تمام زندگی تبلیغ حق میں صرف ہوئی۔ ان کا شعار ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر منحصر ہے۔ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا چونکہ مخدرہ ہیں لہٰذا جو طریقہ جہاد ان کے لئے موزوں تھا اور جو طریقۂ تبلیغ ان کی شان کے لائق تھا اس کو آپؑ نے اس احسن طریقے سے پورا کیا کہ دلیل عصمت و طہارت بن گیا۔ آپؑ کا مشن اپنے شوہر نامدار اور فرزندانِ راشدان سے کسی طرح بھی غیر اہم نہ تھا۔ سیدہ کا کام اپنی نوعیت کے اعتبار

سے ایسا ہی تھا جس طرح واقعہ قرطاس میں حبیبؐ خدا کا طلب سامان کتابت تھا۔ جس طرح قلم و دوات کا مطالبہ ایک باغی گردہ کے لئے حواس باختگی کا موجب ٹھہرا تھا اور بے ساختہ " ان الرجل یھجر " کہہ کر اپنے من کا بھید اگل دیا تھا اسی طرح جناب فاطمہؑ نے براہ راست دعویٰ کر کے مخالف فریق کے اصل مدعا و مقصد کو ایسا بے نقاب کیا ہے کہ پھر آج تک اُسے ڈھانپا نہیں جا سکا ہے۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے خود دربارِ حکومت میں اپنا دعویٰ و مطالبہ اصالتاً پیش کر کے بحث کے تمام پہلوؤں کو غیر متعلق بنا کر رکھ دیا۔

سیدہؑ نے فرمایا کہ میں یہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتی ہوں کہ رسولؐ خدا نے فدک مجھے ہبہ کر دیا تھا۔ اور یوں بھی وراثت میں مجھ کو ہی پہنچتا ہے۔ میں اپنے اس دعویٰ کی تصدیق کیلئے اُن گواہوں کو پیش کرتی ہوں جن کی شہادت رسالت کی تصدیق کیلئے خداوند تعالیٰ نے کفار کے سامنے پیش کی تھی۔ اب سوچ کر جواب دو کہ تم مجھے اور میرے گواہوں کو جھوٹا قرار دیتے ہو یا تمہارے اپنے قدم راہِ حق سے ہٹے ہوئے ہیں دربار سے فیصلہ ہوتا ہے کہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار صدیقۃ الکبریٰ جھوٹی ہیں اور وہ گواہ جو رسولؐ مباہلہ میں اپنی تصدیق کے لئے میدان میں لایا جن پر عیسائیوں نے اعتبار کر لیا وہ بھی بے اعتبار ہیں۔

یہی وہ اقرار تھا جو سیدہ کو مقصود تھا۔ لہٰذا آپ واپس تشریف لے آتی ہیں۔ اس کتاب میں ہم نے دیکھتی آنکھوں، سنتے کانوں اور روشن ضمیروں کو دعوت غور دی ہے کہ وہ یہ واقعہ غور سے پڑھیں اور خود بخود نتائج اخذ کرتے چلے جائیں۔ ہر منصف مزاج یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا کہ بی بیؑ پاک نے جو یہ طریقہ تبلیغ اختیار کیا اس سے شائستہ و موثر اور کوئی طریقہ نہ تھا کہ کچھ ہی دن پہلے حسبنا کتاب اللہ کہنے والے مسلمان اپنے ہی وضع کردہ عقیدے سے منحرف ہو گئے اور اپنے اختیار کردہ مذہب کے سارے دار و مدار کو

اپنی زبان و عمل سے خود ہی برباد کردیا۔ گو اس مقدمہ میں مشکل سے چند ہی ساعتیں لگی ہوں گی لیکن یہ آزمائش کی گھڑیاں فیصلہ کن ثابت ہوئیں اور معلوم ہوگیا کہ حق کدھر ہے۔

حضرت فاطمہؑ کا دعویٰ فدک اور ارباب حکومت کا انکاری فیصلہ تاریخی مسلمات میں ہے اور بعض حالات میں لوگوں نے اس واقعہ کو حدیث میں جگہ دی ہے۔ لہٰذا تمام معتبر کتب احادیث و تاریخ میں اس مقدمہ کے حالات مندرج ہیں۔ اب ہر قاری و صاحب فہم طالب علم کو یہ فطری حق حاصل ہے کہ وہ اس مقدمہ کی روداد پر غور و فکر اور درباری فیصلہ کی جانچ پڑتال کرکے اپنی رائے قائم کرے کہ دعویٰ غلط تھا یا فیصلہ غیر منصفانہ تھا اگر دعویٰ غلط تھا تو دختر نبیؐ جگر گوشہ رسولؐ سیدہ طاہرہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے کیوں جھوٹا دعویٰ کیا اور صدیق اکبر امیر المومنین علی ابن طالبؑ، ریحانتین رسولؐ حسنین کریمین علیہما السلام نے کیوں جھوٹی گواہی دی؟ اور اگر فیصلہ غلط کیا گیا تو دربار خلافت کا اقتدار کیا ہوا؟؟

یہی مباحث اس کتاب میں غیر جانبداری اور آزاد ذہنی سے دہرائے گئے ہیں اور اس مقدمہ کے فیصلے پر بے لاگ تبصرہ کیا گیا ہے۔ چونکہ اس مقدمہ کا فیصلہ اُن ہی لوگوں نے کیا جن کو مدعیہ نے فریق قرار دیا تھا لہٰذا یہ اپنی نوعیت کا تاریخ اسلام میں امتیازی فیصلہ ہے۔ اس بحث میں بدقسمتی سے منصف وہ حضرات ہیں جو اسلام کے آسمان پر مہرو ماہ سمجھے جاتے ہیں اور ان پر تنقید کرنا پسند نہیں کیا جاتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس بات کا اظہار کردیا جائے کہ اس کتاب میں انتہائی رواداری و شائستگی کے ساتھ حضرات شیخین پر تنقید کی قلمکاری کی گئی ہے۔ اس لئے وہ افراد ملت جو ان بزرگان پر نکتہ چینی پسند نہیں کرتے ہیں وہ اس کتاب کو پڑھنے کی زحمت نہ کریں۔

البتہ فراخدل، اہل انصاف اور مصفیٰ ذہن قارئین کے لئے یہ چند صفحات ذہنی جلا اور دماغی ذکاالافہام کے ساتھ ساتھ اندھی عقیدت کے زنگ کی آلودگی کو صاف کرنے کیلئے کافی ہونگے۔

خیر اندیش : عبدالکریم مشتاق